کہتے تھے وہ لگ کے گلے اے میری سکینہ
کون کرے گا مجھ بن اب تیری غمخواری
پھوپھیان تیری سوگ مین بیٹھی ہین میرے
عابد بھائی ہے تیرا اس کو بیماری
ذکر دوا و غذا کا کیا ہر ایک سے اسکو
چلو پانی کے لیے ہے منت داری
کر ہوا لاجز خدا اس رنج و بلا مین
دل جوئی کون اسکی اور تیری دلداری
باتین یہ سنکر غرض چونکی جو سکینہ
بابا بابا کہہ کے وہ معصوم پکاری
دیکھ یہ حال اہل حرم سب رونے لاگے
تھے وہ ملعون نیند سے چونکا یکباری
بولا زاری کا سبب کیا جا کے خبر لو
کس پہ آج ایسا پڑا ہے یہ دکھ بھاری
بولی سکینہ خواب مین دیکھا اپنے پدر کو
چونک اٹھے ہے یک بیک روتی دکھیاری
تب سے برپا حشر کا ہی عالم اس پر
دیتی ہین تسکین اسے پھوپھیان بیچاری
سنکر کہا یزید نے سر اس کے پدر کا
دکھلا وو لیجا اوسے تا بھولے زاری
اس ملعون کے امر سے سر طشت مین دھر کر
کھانیکی جو قاب ہو یون کی تیاری
لیجا کر جب رکھدیا وہ آگے حرم کے
سمجھے قاب طعام سے یہ پر ہے ساری
کھولا جب اس قاب کو سر شہ کا دیکھا
کرنے لاگے پیٹ سر سب نالہ و زاری
چھاتی سے وہ سر لگا بولی یہ سکینہ
سیس کٹے تجھ باپ کے جاؤن بلہاری
مجکو اپنی زیست اب درکار نہین ہے
بابا تجھ بن ایک دم ہے جینا بھاری
تن تیرا اس دشت مین گردن سے نیارا
گردن تیری طشت مین ہے تن سی نیاری
تیری صورت یون ہوئی شمشیر ستم سے
کون کہے گا اب مجھے اے بابا پیاری
کیدھر دادی فاطمہ جو حال یہ دیکھین
ہر گیسو سے مو بمو ہے لوہو جاری
پوچھین اے نور نین بتلا دے مجھکو
بابا ہے تن سے کس طرح گردن یہ اتاری
آہ ایسے مطلب بھرے یہ ان نے کہکر
روح اسکی بابا کہنے فی الفور سدھاری
دیکھ ستم پر یہ ستم جو اہل حرم سے تھے لو
محشر کی حالت ہوئی پھر ان پر طاری
آگے کیا دم مارے جو ان پر گذرا
کہنے کی طاقت نہین یہ حالت ساری

مرثیہ مفرد مستزاد

بانو یون کہتی ہین سرور کیا ہوا
ہے ہے اصغر لاڈلا

ڈھونڈھتی جاؤں میں کیدھر کیا ہوا
ہے ہے اصغر لاڈلا

تھا مری آنکھوں میں روشن جس سے گھر
کہ مرا وہ ماہ انور کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

مل گئے ہیں بخت میرے خاک میں
میرے طالع کا وہ اختر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

لٹ گیا میرا چمن امید کا
وہ مرا سرو و صنوبر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

پالتی تھی جس کو میں جی کی طرح
سو وہ میرا نازپرور کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

ساتھ لے سوتی تھی انکو ساری رات
خالی اب ان بن ہے بستر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

رات دن کا تھا وہ میرا مشغلا
تھا مرا دل مجھ سے خوگر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

مرتدوں نے یہ ستم مجھپر کیا
سنتے ہو اے دین کے رہبر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

ہو گئی خالی بن اس کے میری گود
مجھ صدف کا کہ وہ گوہر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

فخر تھا ماں ہونے سے جسکے مجھے
سیس کا میرے وہ افسر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

دل مرا خون ہو گیا ہے جس بغیر
مجھ سے دکھیا کا وہ دلبر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

گود سے میری گیا چنگا بھلا
باپ کے کاندھے پہ جا کر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

جاگتا جیتا گیا تھا اتنے میں
سو گیا وہ یا گیا مر کیا ہوا
وا دریغا وا دریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

کاش مین جانے نہ دیتی وان اسے
جاتے ہی یہ تھرا اُس پر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

قطرہ پانی اُس کو تھا پیکان تیر
ہاے اے ساقی کوثر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

اُس بغیر از کوئی اب سنتا نہین
پوچھتے گر ہوتے حیدر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

خشک لب سوتا ہے میری گود مین
حلق اُس کا خون سے تر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

اس طرح سے یک بیک ٹوٹا فلک
یہ ستم صادر مجھ اوپر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

کس طرح جیون گی مین آرام سے
چین مجھ دل کا سراسر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

اوس بغیر از کل نہین اک پل مجھے
اب مرا وہ جان مادر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

جب تلک جیتی رہون گی تب تلک
یون پھرون گی کہتی گھر گھر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

کیا کرون گی جی کوا بے مین تور کھ
ظلم دل پر حد سے باہر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

مہربان رو رو کے بانو جس گھڑی
کہتی تھین یون آہ بھر کر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

سامعون کے کچھ نہ تھے باقی حواس
کہتے تھے سب بیٹھ کر سر کیا ہوا
وادریغا وادریغ
ہے ہے اصغر لاڈلا

مجلد عبدالقیوم (جوادی)
۱۹/۱۲۳ امام النور سوسائٹی کراچی ۳۸

مرثیہ مفردہ دوہرہ بند

کہتی ہین بنت پیمبر ہاے سرور ہای ہاے
اے نبی کے نازپرور ہاے سرور ہای ہاے